

Pakistan Spring

محمد باوزیزی تویسیا کے ایک گاؤں کا رہنے والا تھا۔ ایک کمرے میں چھ بہن بھائی اور ماں باپ اکٹھے رہتے تھے۔ باوزیزی پوری عمر غربت میں رہا۔ بچپن ہی سے مزدوری کرنے لگ گیا۔ حالات بہتر کرنے کے لئے عزیز رشتہ داروں سے قرض لیا اور پھل کی ریڑھی لگائی۔ یہ بھی معمولی سا کاروبار تھا۔ بہر حال مزدوری سے تھوڑا سا صاف سترہ تھا۔ مگر باوزیزی کو ایک مسئلہ کا پتہ نہیں تھا۔ میونسل کمیٹی کے اہلکار اسے روزنگ کرتے تھے اور رشوت مانگتے تھے۔ کرتا کیا نہ کرتا، وہ انہیں اپنی ریڑھی سے کچھ پھل مفت دے دیتا تھا۔ اسی باگ دوڑ میں باوزیزی مزید مقرض ہو گیا۔ دوسوڑا لرکا قرض چڑھ گیا۔ یہ 2010ء کا سال تھا۔ 10 دسمبر کو وہ فروٹ نیچ رہا تھا کہ کمیٹی کے اہلکار آئے اور پیسوں کا تقاضا کرنے لگے۔ محمد کے پاس کیا خاک پیسے ہوتے عملہ نے اس کو خوب زد کوب کیا اور سامان قبضہ میں کر لیا۔ عملہ کی ایک عورت ماہدہ حامدی نے باوزیزی کے مونہہ پر زور سے چانٹا مارا اور چہرے پر نفرت سے ہوکا۔ باوزیزی مکمل طور پر براہو چکا تھا۔ روتابرو تامقائمی گورنر کے پاس شکایت لے کر گیا۔ مگر گورنر نے ملنے سے انکار کر دیا۔ بعد کے واقعات قیامت خیز تھے۔ باوزیزی نے اپنے اوپر پڑوں چھڑ کا اور آگ لگائی۔ دن ساڑھے گیارہ بجے کا واقعہ تھا۔ چھوٹا سا شہر تھا۔ مگر اس ظلم اور خون ناحق پر کہرام مج گیا۔ جنازہ میں پانچ ہزار لوگ شریک تھے۔ کسی نوجوان نے جلتے ہوئے مظلوم باوزیزی کی تصویر سو شل میڈیا پر ڈال دی۔ جو آنا فاناً و اسرل ہو گئی۔ پورے ملک میں طوفان مج گیا۔ اس وقت وہاں مردا آہن زین العابدین اور اس کے خاندان کی حکومت تھی۔ صدر زین العابدین نے رسی طور پر باوزیزی کے خاندان سے افسوس کیا۔ مگر وہ آنے والے طوفان اور عوامی نفرت کا پیشگی اندازہ نہ لگاسکا۔ ملک کے ہر گلی محلہ میں احتجاج شروع ہو گیا۔ زین العابدین جو تمام اختیارات کا مالک تھا، عوامی ردعمل کے سامنے بخس ہو گیا۔ اسے ذلت کی حالت میں ملک چھوڑنا پڑا۔ سعودی عرب میں پناہ گزین ہو گیا۔ اسے عرب سپرنگ Arab Spring کی ابتدا کہا جاتا ہے۔ بعد ازاں یہ عوامی طوفان یلبیا اور دیگر عرب ممالک کے طاقتور ترین حکمرانوں کو نگل گیا۔

یہاں رکیے۔ ذرا سوچیے کہ اتنا بڑا عوامی انقلاب کیسے اور کیونکر شروع ہوا۔ وجہات کیا تھیں کہ عرب ممالک کے بادشاہ، شہزادے اور حکمران عوامی سیاہ میں بہہ گئے۔ حکومتیں چھوڑنی پڑ گئیں۔ سنجیدہ حلقوں نے اس عظیم انقلابی ردعمل کی متعدد وجہات بتائی ہیں۔ سب سے پہلے تو عرب ممالک میں نوجوان آبادی کا تناسب پچاس فیصد سے زیادہ تھا۔ جس میں اکثریت بے روزگار تھی۔ کسی بھی حکمران نے تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے تناسب سے انفراسٹرکچر اور روزگار مہمیا کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں میں نفرت کالا و اندر، ہی اندر سلگ رہا تھا۔ ساتھ ساتھ عرب حکمرانوں نے عام لوگوں کا معیار زندگی بہتر کرنے کی بھی کوئی متحرک کوشش نہیں کی۔ یونیورسٹیوں کے طلباء یعنی گھرے لگاتے تھے کہ ان کے لئے تو کوئی معاشی مستقبل نہیں۔ مگر حکمرانوں کی اولاد بغیر کسی محنت کے عیش و آرام سے زندگی بس کر رہی ہے۔ ایک حد درجہ منفرد عصریہ بھی تھا کہ وہاں کی حکومتیں سیاسی خاندان اور ان کے رشتہ دار دہائیوں سے اقتدار پر قابض تھے۔ زین العابدین 1987ء سے صدر تھا۔ قدانی، یا لیس بر سے حکومت کر رہا تھا۔ حصہ مبارک 1980ء سے مصر کا صدر تھا۔ عوام کے دل میں نفرت کی بہت بڑی وجہ بھی تھی کہ انہیں حکمرانوں کے رشتہ دار روپ بدلتے تھے۔ بعد ازاں ہوتے رہتے ہیں۔ لہذا اب انہیں دریا بردار کرنا چاہیے۔ حکومتی ٹولے کی کرپشن بھی اس انقلاب کی بہت بڑی وجہ بھی۔ تویسیا میں عام آدمی دوڑا لرزو زانہ سے بھی کم کھانا تھا۔ اور حکمران خاندان مخلوقوں میں رہتا تھا۔ خدام کی قطاریں لگی ہوتی تھیں۔ دولت ان کے گھر کی باندی تھی۔ ذرا آگے چلنے۔ عرب ممالک میں تبدیلی کا نعرہ عوامی ذہنوں پر نقش ہو گیا۔ سماج کے تمام طبقے اپنے فروعی اختلافات ختم کر کے نظام کی تبدیلی کے لئے سربکف ہو گئے۔ سو شل میڈیا نے آتش فشاں کا کام سرانجام دیا۔ فیس بک اور دیگر سو شل میڈیا پلیٹ فارمز نے سرکاری میڈیا کو ناکام بنادیا۔ عوام کو ہر خبر سے اس طرح آگاہ کیا کہ کوئی بھی حکومتی فشاں کا میاب نہ ہو پائی۔ طاقت ور ترین حکمرانوں کی فوج، پولیس، خفیہ ادارے اور تھیمار مکمل طور پر بے بس ہو گئے۔ 2011ء میں تویسیا سے شروع ہونے والا انقلاب مصر اور دیگر عرب ممالک کو ہمیشہ کے لئے تبدیل کر گیا۔ نوجوان نسل، جمہوریت، انسانی حقوق، ووٹ کی جائز طاقت، الیکشنوں میں شفافیت، حکمرانوں کی ریشہ دوائیوں کے متعلق اس فکری اور عملی طاقت سے کھڑی ہوئی جس کا پہلے تصور تک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بہر حال عرب سپرنگ کے بعد عرب ممالک میں کیا حالات ہوئے اس پر بحث ہو سکتی ہے۔ مگر مظلوم لوگوں نے تخت کو ہلا کر رکھ دالا اور مستقل حکمرانوں کو فنا کر دیا۔

کیا پاکستان کے موجودہ حالات کسی طور پر بھی Arab Spring سے تھوڑا سا پہلے حالات سے ایک ذرہ بھی مختلف ہیں۔ پاکستان میں اس وقت مکمل سیاسی اور حکومتی تبدیلی کے وہ تمام عناصر بدرجہ اتم موجود ہیں جن کی بدولت تویسیا میں عوامی انقلاب کی ابتدا ہوئی۔ پاکستان کے پندرہ اور تیس برس کے نوجوان، اس وقت مجموعی آبادی کا پینتھ (65) فیصد ہیں۔ یہ دنیا میں نوجوان آبادی کا سب سے زیادہ تناسب ہے۔ 2022ء کی اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق نوجانوں میں بے روزگاری کا تناسب بارہ فیصد ہے۔ یہ دنوں عوامل مل کر کیا قیامت ڈھا سکتے ہیں۔ تھوڑے دنوں میں معلوم ہو جائے گا۔ ذرا کرپشن کی جانب نظر دو ڈائیئے۔ ٹرانسپرنسی ایٹریشنل کی رپورٹ کے مطابق پاکستان ایک سو چالیسویں (140) نمبر کی ذلت پر براجمن ہے۔ کرپشن کا یہی عالم تویسیا اور مصر میں بھی تھا۔ مگر یہاں ایک اور حیرت انگیز مماثلت بھی ہے۔ کرپشن، مقدار اداروں، سیاسی جماعتوں، تاجروں، قومی رہنماؤں اور سرکاری مشینری تک محدود ہے۔ پھل بیچنے والا ایک سپاہی مزدور ایک ڈپنسر یا عام سطح کا بابو کیا کرپشن کر لے گا۔ اصل مسئلہ وہ کھرب باروپیہ اور ڈالر ہیں جو مقدر طبقے نے ناجائز طریقے سے کامے ہیں اور ان کو مغربی ممالک میں محفوظ کیا ہوا ہے۔ یعنی یہی معاملات زین العابدین اور حصہ مبارک کے تھے۔ دنیا کے مسند ترین اداروں نے پاکستان کے سیاسی خاندانوں اور مقدار طبقوں کی مہیب کرپشن پر پورٹیں اور کتابیں لکھی ہیں۔ سچ یہ بھی ہے کہ ہمارے کسی مقدار سیاسی شخص نے ان کتابوں کے مصنفوں کے خلاف پر طانیہ یا امریکہ میں کوئی خاص قانونی کارروائی نہیں کی۔ سو شل میڈیا کا پاکستان میں استعمال بھی جیران کن ہے۔ 2022ء میں سات کروڑ افراد سو شل میڈیا کا حد درجہ استعمال کرتے ہیں۔ ساڑھے آٹھ کروڑ لوگوں کے پاس انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہے۔ ملک میں سو شل میڈیا کو استعمال کرنے والی اکثریت نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی ہے۔ اگر تقدیمی نظروں سے دیکھا جائے تو ہمارا الیکٹرائیک یا پرنٹ میڈیا، سو شل میڈیا کی طاقت کے سامنے ہتھیار ڈال چکا ہے۔

پاکستان میں غربت کی شرح چالیس فیصد سے بڑھ چکی ہے۔ اشیاء خرونوش کی قیمتیں ستر فیصد سے لے کر چار سو فیصد تک بڑھی ہیں۔ روپے کی تنزلی یا ذلت چالیس فیصد کے لگ بھگ ہے۔ عام آدمی کی قوت خرید میں پچاس سے ستر فیصد تک کمی آئی ہے۔ مہنگائی پندرہ فیصد سے بھی زیادہ بڑھ چکی ہے۔ بھلی اور پڑوں کی قیمتوں میں پیش فیصد تک بڑھاوا آیا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں موجودہ نظام بوسیدہ حکمرانوں، مسلسل حکمرانی کرنے والے طبقوں کے خلاف حد درجہ نفرت بڑھ چکی ہے۔ لا اواب عوامی غصب کی صورت میں پھٹنے کے نزدیک ہے۔ اسی پس منظر میں پنجاب میں بیس صوبائی نشتوں پر حکمران پارٹی کی دردناک شکست کو پر کیجئے۔ مرکزی حکومتی جماعتوں کو معروضی حالات کی کوئی فہم نہیں ہے۔ روایتی بیانات، غیر منطقی تقاریب، بے سرو پا اڑامات کی بوجھاڑ کر کے عوامی مسائل پر مرہم رکھنے کی بجائے، مزید گہرے گھاؤ گائے جا رہے ہیں۔ گمان یہ ہوتا ہے کہ آنے والے الیکشن میں حکومتی اتحاد کی محیر العقول سکی ہوگی۔ جو لیدر بھی اس عوامی نفرت کو دوڑت کے صورت دے ڈالے گا۔ اقتدار اس کی جھوٹی میں گر جائے گا۔ یہ ”سافٹ کو“ ہو گا۔ ورنہ خونی تبدیلی تو دروازے پر کھڑی ہے۔ مقدار طبقہ ذرا جرأت کر کے دروازے سے باہر تو جھانکے چودہ طبق روش ہو جائیں گے۔ ہمارا ملک اب Pakistan Spring کے دہانے پر کھڑا ہے!